احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 3 مارچ 2001ء

روزنامہ
CPL 61
# الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

ہفتہ 3 مارچ 2001ء - 7 ذی الحج 1421 ہجری - 3 امان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 52

## رسول اللہؐ کی قربانی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جن کی رنگت میں سفیدی سیاہی سے زیادہ تھی۔ میں نے دیکھا کہ حضور نے ان کی گردن کی ایک جانب پاؤں رکھا۔ بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اور ان کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

(صحیح بخاری کتاب الاضاحی باب من ذبح الاضاحی حدیث نمبر 5132)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو۔ کیونکہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے ان محبوبوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرات کو اس ہوا کے سخت دھکے اڑا کر لے گئے اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نُسُک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہو گی اور اس مقام کو تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہو گا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہو گا پس اس پر پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نُسُک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو برے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے پس نجات اس میں ہے کہ اس برا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ انواع واقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے۔ تا نفس غفلت کی موت سے نجات پاوے۔ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 ص 31 تا 35)

## حضور کا خطبہ عیدالاضحیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیہ ایم ٹی اے پر 6 مارچ 2001ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام 7 بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ یہ خطبہ اسی رات ساڑھے آٹھ بجے۔ 7 مارچ کو صبح 6 بجے اور دن کے 3 بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ نیز دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

## عید پر ماحول کی صفائی

☆ ربوہ کے وہ احباب جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی توفیق پا رہے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ قربانی کے جانوروں کی انتڑیاں اور اوجڑی اور فضلہ وغیرہ ادھر ادھر نہ پھینکیں اور نہ ہی کوڑا دان میں ڈالیں بلکہ پلاسٹک یا پولی تھین کے بڑے تھیلے یا شاپر میں ڈال کر رکھیں۔

بلدیہ صفائی کا عملہ ہر محلّہ میں جا کر خود اٹھا کر لے جائے گا اور مناسب جگہ پر تلف کر دے گا۔ اس مقصد کے لئے بلدیہ اپنے عملہ کی ڈیوٹی لگا رہی ہے۔ اس طرح عید کے بعد ماحول صاف رہے گا ورنہ گندگی' بدبو اور تعفن پھیلتا ہے اور مکھیوں کی افزائش ہوتی ہے اور بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ امید ہے احباب اس بارہ میں تعاون فرماویں گے اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں کردار ادا کریں گے۔

(ڈاکٹر عبدالخالق صدر کمیٹی انسداد مکھی و مچھر)

☆☆☆☆

## خصوصی درخواست دعا

☆ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

☆☆☆☆☆

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 148)

## پاکیزہ زندگی پر ایک مختصر مگر پر اثر خطاب

ایک بزرگ خاتون اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب بھیرہ 15 اگست 1906ء کو اپنے والد ملک مولا بخش صاحب (مینیجر زنانہ مدرسہ گورالی ضلع گجرات) اور سسرال والوں کے ساتھ زیارت قادیان کے لئے گئیں۔ واپسی پر اپنے اس مبارک سفر کی روداد لکھی جس کے آغاز میں لکھا:

”میں کیا بتاؤں کہ میں نے قادیان جا کر کیا دیکھا۔ تجلی الٰہی دیکھی نور خدا دیکھا وہی کچھ جانتے ہیں جنہوں نے اس مظہر نور خدا کی زیارت کی ہو“

19 اگست کو آپ اپنی ساس صاحبہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور نے نہایت قیمتی نصائح سے نوازا چنانچہ آپ رقمطراز ہیں کہ:-

”حضرت صاحب کتاب لکھ رہے تھے اسے چھوڑ دیا اور ہماری طرف مخاطب ہو کر ایسی جامع تقریر کی جو کہ ہمیشہ کے واسطے یاد رکھنے کے قابل ہے اور جو زریں حروف سے لکھ کر ہر وقت سامنے رکھنے والی ہے آپ نے فرمایا تمام حرام چیزیں کھانی گناہ ہیں مگر غصہ جو کہ حرام ہے اس کا کھانا ثواب میں داخل ہے۔ ہمارے مخالف ہمیں گالیوں کے لمبے خط لکھ کر بھیجتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ہم یہی دعا دیتے ہیں کہ خدا تمہیں ہدایت دے۔

جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اس کے ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں۔ ایک صلح کے دروازہ کی دوسری لڑائی کے دروازہ کی۔ جس دروازہ کو چاہے کھول سکتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ عورتیں جنہوں نے صلح کا دروازہ کھولا۔ لڑکیوں کو اپنے خسر ساس کی نہایت تابعداری کرنی چاہئے۔ کیونکہ بعد از شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے بڑھ کر اپنی ساس خسر سے ہو جاتا ہے اسی واسطے ان کے ادب کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ ان کے حکموں کو بلاکم و کاست قبول کر لینا چاہئے۔ تعلیم کا یہی فائدہ ہے کہ لڑکی اپنے آپ کو پرلے درجہ کا تابعدار ثابت کرے۔ سخت ہی بدبخت ہیں وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کو ان کے والدین سے برگشتہ کرنے کی تجویزیں کرتی ہیں۔ ان کو کبھی فلاح دارین نصیب نہیں ہوگا“

حضرت جی کی اس موثر اور پرزور تقریر سے سارا جسم کانپ گیا۔ اسی وقت سے اپنے دل میں عہد کر لیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا ان کی فرمانبرداری سے ہرگز گریز نہیں کروں گی“

(اخبار الحکم قادیان 10 ستمبر 1906ء، 24 ستمبر 1906ء)

## صبر و استقلال اور توکل کا عدیم المثال نشان

سلسلہ احمدیہ کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری (بیعت 17 مئی 1890ء۔ وفات یکم فروری 1943ء) کے صاحبزادے جناب عبداللہ خاں حسن خیل نیازی کا اہم بیان:

”مجھے اس مقدمہ کے دوران میں جو مولوی کرم دین ساکن بھیں نے حضرت صاحب کے خلاف دائر کیا تھا حضرت صاحب کی معیت میں لاہور اور گورداسپور رہنا پڑا۔ اور اس دوران وہ تجلیات دیکھے جو قادیان کی نارمل زندگی میں میسر نہ آسکتے تھے۔ حضرت صاحب کا صبر و استقلال اور توکل باللہ کا وہ نشان دیکھا جو ایک مامور ہی دکھا سکتا تھا۔ آریہ مجسٹریٹ کا (جو مخالفت پر تلا بیٹھا تھا) بیٹا مر گیا اور اس کی بیوی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت چھوڑ دو۔ وہ وہاں سے بدل گیا دوسرے مجسٹریٹ پر جو ہندو تھا آریہ سماج والوں نے اس پر بھی زور ڈالا۔ حضرت صاحب احاطہ عدالت کے باہر جامن کے درختوں کے جھنڈ کے قریب ایک بہت بڑی دری کے فرش پر بیٹھے رہتے اور سائلوں کے سوالات کے جوابات دیتے یا کسی موضوع پر وعظ فرماتے“۔

(”حیات حسن“ صفحہ 184 مولفہ عبداللہ خاں صاحب نیازی 1960ء۔ مطبوعہ پنجاب پریس وطن بلڈنگ لاہور)

☆☆☆☆

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## پاکستانی وقت کے مطابق

### سوموار 5 مارچ 2001ء

| | |
|---|---|
| 5-00 a.m. | تلاوت۔ خبریں۔ |
| 5-40 a.m. | چلڈرنز کلاس۔ |
| 6-15 a.m. | لقاء مع العرب |
| 7-15 a.m. | ایم ٹی اے۔ امریکہ |
| 8-05 a.m. | اردو کلاس۔ |
| 9-05 a.m. | چینی زبان سیکھئے |
| 10-00 a.m. | یگ بجنہ اور ناصرات سے ملاقات |
| 11-05 a.m. | تلاوت۔ خبریں۔ |
| 11-40 a.m. | چلڈرنز کارنر۔ کوئز از ایم ٹی اے پاکستان |
| 12-00 p.m. | درس القرآن از حضور ایدہ اللہ |
| 1-15 p.m. | لقاء مع العرب |
| 2-30 p.m. | اردو کلاس |
| 3-35 p.m. | ڈاکومنٹری ملینیم کے بارے میں |
| 3-55 p.m. | انڈونیشین سروس۔ خطبہ جمعہ۔ |
| 5-05 p.m. | تلاوت۔ خبریں۔ |
| 5-45 p.m. | فرنچ پروگرام۔ |
| 6-50 p.m. | ڈاکومنٹری۔ ملینیم کے بارے میں |
| 7-05 p.m. | بنگالی سروس۔ |
| 8-10 p.m. | ہومیوپیتھی کلاس |
| 9-15 p.m. | عید ملن شو (1998) ربوہ پاکستان |
| 9-55 p.m. | جرمن سروس |
| 11-05 p.m. | تلاوت۔ درس ملفوظات۔ |
| 11-30 p.m. | اردو کلاس |

### عیدالاضحیہ کے پروگرام

### 6 - 7 - 8 مارچ 2001ء

ایم ٹی اے سے عیدالاضحیہ کے درج ذیل پروگرام نشر ہوں گے۔

منگل 6 مارچ کو 7 بجے شام خطبہ عیدالاضحیہ اس کے بعد دوبارہ 30-8 بجے اور رات 3 بجے پھر بدھ 7 مارچ کو صبح 6 بجے اور شام 3 بجے۔ اور پھر جمعرات 8 مارچ کو 4 بجے شام۔ مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ حسب معمول نشر ہوگا۔ بچوں کے پروگراموں میں چلڈرن کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ۔ 2000ء عید شو۔ از اطفال الاحمدیہ ربوہ عید شو۔ از ناصرات الاحمدیہ ربوہ۔ پتلی تماشا از جماعت احمدیہ لاہور۔ اس کے علاوہ کئی خصوصی پروگرام از کینیڈا، فرانس، جرمنی، ماریشس اور بہت سے دیگر پروگرام۔

نئی دستاویزی فلمیں: روم کے فوارے۔ روم کے شہر کے آثار قدیمہ اور فوارے۔ شمالی سپین۔ سفر نامہ جس میں بارسلونا اور میڈرڈ کے شہروں کی سیر کرائی جائے گی۔ یروشلم (بیت المقدس) تاریخی شہر کے نظارے۔

دنیا بھر میں عید کی تقریبات۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تمام نئے پروگرام۔

فرام دی آرکائیوز۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء کے موقع پر مشاعرہ۔

حضور کی ملاقاتوں میں سے عیدالاضحیہ اور حج کے بارے میں خصوصی ایڈیشن۔

اس کے علاوہ کئی دلچسپ، رنگا رنگ اور علمی پروگرام۔

### جمعہ 9 مارچ 2001ء

| | |
|---|---|
| 5-05 a.m. | تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔ |
| 5-45 a.m. | چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔ |
| 6-25 a.m. | لقاء مع العرب۔ |
| 7-30 a.m. | عید پروگرام ناصرات ربوہ |
| 8-10 a.m. | اردو کلاس |
| 9-10 a.m | ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ المائدہ |
| 9-25 a.m. | ڈاکومنٹری۔ ربوہ سے مرغزار کا سفر |
| 9-50 a.m. | ہومیوپیتھی کلاس۔ |
| 11-05 a.m. | تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔ |
| 11-40 a.m. | چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ |
| 12-15 p.m. | کوئز: تاریخ احمدیت۔ |
| 12-50 p.m. | سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ کا سرائیکی ترجمہ |
| 1-40 p.m. | لقاء مع العرب |
| 2-50 p.m. | اردو کلاس |
| 3-50 p.m. | انڈونیشین سروس |
| 4-20 p.m. | بنگالی سروس۔ |

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

### دنیا و آخرت میں اعلیٰ وارفع مقاصد حاصل کرنے اور سرخرو ہونے کے لئے

# ایک پیارے خزانے کی تلاش

### انسان جیسی ذہین مخلوق کی تخلیق خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کا ایک تقاضا ہے

مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب

کسی بہت خوبصورت باغ کے گوشے میں ایک درخت پر بیشمار سنڈیاں اس کے پتوں کو رات دن کھاتی رہتی ہیں۔ ان سنڈیوں میں اگر کچھ شعور ہو اور ان سے ان کی اس زندگی کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ یہی جواب دیں گی کہ اتنے خوبصورت اور گھنے سایہ دار درخت میں جہاں انہیں بہترین رہائش میسر ہے وہاں اسی درخت کے پتے انہیں وافر غذا بھی مہیا کرتے ہیں۔ تو اس سے بہتر زندگی کیا ہو سکتی ہے؟

لیکن ایک روز انہی سنڈیوں (لاروا) میں سے بہت سے سنڈیاں بے حس و حرکت ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ایک قبر نما کوئے (Cocoon) میں دفن ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ سنڈیاں باشعور ہوں تو ان میں گھبراہٹ پھیل جائے کہ یہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور انہیں اس آرام دہ زندگی سے کیوں علیحدہ کیا جا رہا ہے؟

## ابتدائی دور

یہ مثال تتلیوں میں ایک قدرتی عمل Metamarphosis کی ہے۔ تتلیوں کے انڈوں سے لمبی کریہہ المنظر سنڈیوں کی صورت میں بچے نکلتے ہیں۔ جنہیں لاروا (Larva) کہا جاتا ہے اور یہ درختوں کے پتے کھا کر زندہ رہتے ہیں۔ اس وقت ان کی زندگی صرف اسی درخت اور اس کے پتوں تک محدود ہوتی ہے۔ اور ان میں بہت زیادہ نقل و حرکت کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ کچھ عرصے کے بعد یہ لاروے (Larvae) اپنے گرد ایک جال سا بن کر اس میں بالکل بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں یہ درخت کی کسی شاخ سے چمٹ جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد ان میں ایک عظیم الشان تبدیلی رونما ہوتی ہے اور وہ اس قبر نما جال کو کاٹ کر اس میں سے ایک تتلی کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں جو اپنے خوشنما رنگین پروں سے اسی باغ میں اڑتی پھرتی ہے جس کے کسی کونے میں موجود درخت پر اس نے سنڈی کی صورت میں اپنی زندگی کا کچھ حصہ گزارا تھا۔ لیکن اب نہ صرف اس کی خوبصورتی بھلی معلوم ہوتی ہے بلکہ اس کی آزادانہ پرواز اور پھولوں کے رس (Nectar) پر مشتمل غذا اسے کریہہ المنظر سنڈی سے بالکل ممتاز کر دیتی ہے۔ حالانکہ وہ سنڈی اسی تتلی کی زندگی کا ایک دور ہے۔

چنانچہ تتلی کی زندگی کے تین ادوار ہیں۔ وہ درختوں پر رہ کر پتے کھانے والے لاروا سے اپنے گرد جال بن کر اس برزخ میں بے حس و حرکت ہو جانے والی پیوپا Pupa کی سطح سے گزرتی ہوئی ایک خوشنما تتلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

## یہ جزا تو نہیں

اگر یہ سمجھا جائے کہ تتلی کی خوشنمائی دراصل اس بات کی جزا ہے کہ اس پر ایک ایسا وقت آیا تھا جب وہ ایک بدشکل سنڈی تھی تو یہ تتلیوں کے کرہ ارض پر وجود کے مقصد کو پوری طرح نہ سمجھنے کا نتیجہ ہوگا۔ تتلیوں کے وجود کا بھی باقی جانداروں کی طرح کرہ ارض پر ایک مقصد ہے۔ جس میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے ذریعے پھولوں کے زردانے ملاپ کرتے ہیں اور یوں پھول پھلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی رواں دواں رہتی ہے۔ تتلیاں زندگی کی اس روانی میں اپنا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

اگر درخت پر رہنے والے لاروا کو کچھ شعور ہو اور اس سے یہ کہا جائے کہ تم جس درخت پر رہتے ہو یہ ایک خوبصورت باغ میں موجود ہے اور تمہاری زندگی میں ایک دور ایسا آئے گا کہ تم بے حس و حرکت ہو کر ایک قبر نما کوئے Cocoon میں داخل ہو جاؤ گے لیکن گھبرانا نہیں کیونکہ کچھ ہی عرصے کے بعد تم ایک خوبصورت تتلی بن جاؤ گے۔ جو اس باغ میں جہاں چاہے اڑے گی اور رنگ برنگے پھولوں کا رس اس کی خوراک ہوگی تو وہ شاید یہ بات سن کر طنزاً سرہلائیں اور کہیں کہ تم کیا عجیب باتیں کر رہے ہو یہ تو ہمارے لئے ناقابل فہم ہے۔

## آم کے درخت کی مثال

اسی باغ میں ایک آم کے درخت پر نہایت خوشنما اور رسیلے آم لگے ہوئے ہیں چند روز کے بعد ان پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں۔ ان کی خوبصورتی اور جوانی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر وہ درخت سے زمین پر گر کر گلنا سڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں کھانا تو کجا دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا۔ بالآخر گل سڑ کر یہ مٹی میں مل جاتے ہیں۔ اور ان کی گٹھلی میں موجود بیج کے مٹی میں ملنے کے بعد ان کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اور وہ ایک خوشنما پودے کی صورت میں زمین سے نمودار ہوتا ہے۔ اور چند سال میں ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر کے خوش رنگ اور رسیلے آموں سے بھر جاتا ہے۔ اگر مٹی میں گرے ہوئے گلے سڑے جھریوں بھرے آم میں کچھ شعور ہو اور اسے کہا جائے کہ فکر نہ کرو جب تم مکمل طور پر گل کر مٹی میں مل جاؤ گے تو تمہارے اندر سے ایک تناور درخت پھوٹے گا جو بے شمار پھل دے گا تو وہ شائد جواباً یہ کہے کہ ہیہات ہیہات۔ ہم سے کیا وعدہ کیا جاتا ہے۔

ارد گرد موجود زندگی میں بہت سے ایسی مثالیں ہیں جن میں زندگی بظاہر ایک ادنیٰ حالت سے گزر کر اعلیٰ شکل اختیار کر لیتی ہے اور ان حالتوں میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا بلکہ تسلسل ہوتا ہے اور یہ اس بات کا اعلان ہے کہ زندگی دراصل ایک مسلسل عمل ہے جس میں صورتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں مگر وقفہ کوئی نہیں۔

## زمین کائنات کے سمندر میں ایک تنکا ہے

یہ تو زندگی کی بات ہے ہماری کائنات پر غور کرنے والے سائنسدان بتاتے ہیں کہ ہماری کائنات اتنی وسیع و عریض ہے کہ انسانی دماغ اس کی وسعت کا پورے طور پر احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔ کائنات میں موجود اجرام کے آپس میں فاصلے اتنے زیادہ ہیں کہ کلو میٹر اور میل کے پیمانے بہت معمولی ہو جاتے ہیں۔ یہ فاصلے نوری سال سے ناپے جاتے ہیں۔ نوری سال دراصل اس فاصلے کا نام ہے جو روشنی ایک سال میں طے کرتی ہے اور میلوں میں یہ فاصلہ 50 ارب میل کے لگ بھگ ہے اور ہماری کائنات اربوں نوری سالوں پر پھیلی ہوئی ہے اور مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اس کائنات میں موجود اجرام میں سے بعض سورج سے سینکڑوں گنا زیادہ بڑے ہیں۔ اور ان سے خارج ہونے والی توانائی ہزاروں گنا زیادہ ہے۔ ساری کائنات میں توانائی ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہے۔ جس میں ہماری زمین کی حیثیت شاید کسی سمندر میں موجود تنکے جیسی ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ یہ تمام عظیم الشان اجرام فلکی اتنے چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں جو ہمارے تصور سے بھی چھوٹے ہیں۔ الیکٹرون اتنے چھوٹے ہیں کہ ایک ایٹم کے کئی ہزارویں حصے سے بھی کم کمیت کے مالک ہیں اور یہ ساری کائنات اسی قسم کے باریک ترین ذرات سے اٹی پڑی ہے۔

## امکانات کی دنیا

اس عظیم الشان اور وسیع کائنات میں ہماری زمین وہ سیارہ ہے جہاں زندگی موجود ہے سائنسدان اس کوشش میں ہیں کہ زمین کے علاوہ کسی اور ایسے سیارے کی تلاش کی جائے جہاں زندگی کا امکان موجود ہو۔

سائنسدانوں کی دنیا امکانات کی دنیا ہے۔ وہ یہ معلوم کرتے رہتے ہیں کہ کائنات میں اگر کوئی عمل خاص حالات میں ہو رہا ہے تو اس بات کا کیا امکان ہے کہ ان حالات میں ایسا عمل ہو۔ مثلاً اگر ایک تھیلے میں ایک سو گیند ہوں جن میں سے صرف ایک سرخ رنگ کا ہو اور ہمیں کہا جائے کہ تھیلے میں جھانکے بغیر ایک گیند نکالو تو سرخ گیند نکلنے کا امکان سو میں سے ایک دفعہ یا ایک فیصد ہوگا خواہ یہ گیند پہلی کوشش میں ہی نکل آئے اور خواہ دو سو کوششوں میں بھی نہ نکلے لیکن اس کے نکلنے کا امکان ایک فیصدی ہی رہے گا۔

زمین پر موجود زندگی کو سائنسدان ایک اتفاقی حادثہ قرار دیتے ہیں اور اس کا امکان بہت کم بتاتے ہیں کہ کسی جگہ انہی حالات میں زندگی پیدا ہو جائے۔ اول تو کرہ ارض جیسی خصوصیات رکھنے والے ایسے سیارے کے پائے جانے کا امکان بہت کم ہے جو ایک خاص درجہ حرارت اور کشش ثقل کا حامل ہو جس میں پانی مائع صورت میں موجود ہو اور دوسرے جب سائنسدان کائنات میں زندگی کے امکان کی بات کرتے ہیں تو وہ اس بات کے زیر اثر ہوتے ہیں

کہ ہمارے کرہ ارض پر زندگی موجود ہے اور اس موجود زندگی کے مدنظر وہ اس کے امکان کی بات کرتے ہیں۔ ورنہ اگر انہیں کائنات کے عمومی نقشے کے حوالے سے ریاضی کے اصولوں پر زندگی کی پیدائش کا امکان معلوم کرنے کے لئے کہا جائے تو شاید جواب صفر آئے۔

## ارتقاء کا امکان

پھر زمین پر زندگی کی پیدائش کے بعد اس میں ارتقاء ہوا جس کے نتیجہ میں انسان جیسا عقل رکھنے والا وجود پیدا ہوا۔ یہ ارتقاء زمین میں پودوں اور جانوروں کی صورت میں موجود حیات میں سے صرف انسان میں ہوا۔ اگر سائنسدانوں سے دریافت کیا جائے کہ اگر حیات موجود بھی ہو تو اس میں سے ایک عقل مند وجود کے ارتقاء کا کیا امکان ہے؟ تو وہ شاید شماریات کے اصولوں پر حصر کرتے ہوئے اس امکان کو بھی صفر قرار دے دیں۔ یعنی اول تو حیات کا امکان ہی معدوم۔ اگر زندگی ہو بھی تو اس میں سے انسان جیسی عقلمند مخلوق کا ارتقاء مزید معدوم۔ گویا معدوم در معدوم۔ چنانچہ امکانات پر بنیاد رکھی جائے تو انسانی وجود کی پیدائش ناممکن ہے۔

لیکن انسان نہ صرف موجود ہے بلکہ اپنی عقل کا بھرپور مظاہرہ کر رہا ہے۔ اب یہ کوشش ہو رہی ہے کہ معلوم کیا جائے کہ کیا اتنی وسیع و عریض کائنات میں ہم تنہا ہیں یا کسی اور سیارے پر ہماری مانند ذہین مخلوق موجود ہے۔ ریڈیائی لہروں کے ذریعے کسی ایسی مخلوق کو پیغامات بھجوائے بھی جا رہے ہیں۔ اور ان کا جواب سننے کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔

اگر تو ہمارے کرہ ارض سے باہر کسی ایسے وجود کا علم ہو گیا جو نوع انسان کی طرح عقل رکھتا ہو تو سائنسدانوں کا یہ نظریہ کہ زمین پر حیات کی پیدائش ایک اتفاقی حادثہ ہے اور اس حیات میں سے عقل رکھنے والے وجود کا ارتقاء مزید ایک اتفاقی حادثہ ہے۔ قطعی طور پر غلط ثابت ہو جائے گا۔ اور یہ بات ثابت ہو جائے گی مزید کہ کائنات میں ایک اندرونی خاصیت ایسی موجود ہے جو مخصوص حالات میں ہمیشہ عقل کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ کرہ ارض سے باہر ایسے عقلمند وجود کو ETI یا
Extra Terrestrial intelligence
کا نام دیا گیا ہے۔

## بہت سی دنیائیں

ہماری دنیا میں مختلف سطحوں پر بہت سی ایسی دنیائیں موجود ہیں جن کا ہمیں پوری طرح علم نہیں ہے حالانکہ وہ ہمارے گرد ہی ہیں۔ مثلاً روزمرہ تجربہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ہم کسی نیم تاریک کمرے میں بیٹھے ہوں جس کے ایک کونے سے روشنی کی شعاع اندر آ رہی ہو تو ہمیں اس شعاع میں مٹی وغیرہ کے بے شمار ذرات تیرتے نظر آتے ہیں۔ یہ وہ ذرات ہیں جو ہمارے اردگرد موجود رہنے کے باوجود عموماً ہمیں نظر نہیں آتے۔

## مخفی کائنات

اگر ہم اپنے ماحول کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں تو ہمیں بتایا جائے گا کہ ہوا کے ہر مربع انچ میں بے شمار جراثیم وائرس، بیج اور سپورز (Spores) تیرتے رہتے ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے اور اگر ہم مزید باریک بین ہو جائیں تو ہوا میں موجود نائیٹروجن، آکسیجن اور پانی کے بخارات وغیرہ کے اربوں ارب مالیکیول ہمیں دکھائی دینا شروع ہو جائیں گے اور یہ ذرات اتنی کثرت سے ہیں کہ اگر ہم انہیں دیکھنے کے قابل ہو جائیں تو جو دنیا اس وقت ہمیں نظر آ رہی ہے ہماری نظروں کے سامنے ان ذرات کے حائل ہونے کی وجہ سے اوجھل ہو جائے گی یعنی ہماری نظر کے محدود ہونے سے ہی موجودہ دنیا کی خوبصورتی ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ اگر جراثیم وغیرہ نظر آنے لگیں تو جس کثرت کے ساتھ وہ بظاہر شفاف ہوا کے ہر سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں جاتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر سانس لینا دوبھر ہو جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس بارے میں ایک مثال میں فرمایا تھا کہ ایک کوکا کولا کی بھری ہوئی بوتل میں بظاہر کوئی گنجائش نہیں ہوتی لیکن اسی بوتل میں سے بہت سی شعاعیں ریڈی ایشن اور ذرات وغیرہ ہمہ وقت گزر رہے ہوتے ہیں۔ سائنسدان کائنات میں موجود باریک ترین ذرات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں نئی نئی تحقیقات میں نئے نئے ذرات دریافت کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ کہیں ختم ہوتا نظر نہیں آتا اور جیسے جیسے انسانی دماغ کی مدد کرنے والے آلات مثلاً کمپیوٹرز اور خوردبین وغیرہ بہتر ہوتے جا رہے ہیں نئی نئی دنیاؤں کی دریافت ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور ایک طرف کائنات کی وسعتیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں وہاں یہ لطیف سے لطیف تر دنیا دریافت ہوتی چلی آ رہی ہے۔

## کہیں خلا نہیں ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات (-) میں فرمایا ہے کہ کائنات کے اجرام سماوی کے درمیان بظاہر جو خلاء نظر آتا ہے وہ کوئی خالی جگہ نہیں بلکہ اس کائنات کے چپے چپے پر فرشتے موجود ہیں۔ دراصل یہ کائنات کے اس رخ کا نقشہ ہے جو اتنا لطیف ہے کہ ہم اس مادی جسم سے اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ حالانکہ یہ دنیا ہمارے اردگرد ہی موجود ہے مگر کائنات کے باریک ترین ذرات تسلسل سے باریک سے باریک تر ہوتے ہوتے مادی کیفیت اور کمیت سے لطیف تر ہو جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ نے آئینہ کمالات (-) میں اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بالآخر ان ذرات کے عقب میں فرشتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ ایک لطیف تر دنیا ہے اس لئے اس کا ادراک روح ہی کر سکتی ہے جسم نہیں۔

کلام الٰہی میں انسان کی پیدائش کے ذکر میں فرمایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے تخلیق آدم کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں نے سوال اٹھایا کہ وہ زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس اعتراض کو رد فرما دیا اور ایک اور جگہ پر مقصد پیدائش انسانی یوں بیان فرمایا کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

آج کل زمین پر بسنے والا انسان بظاہر وہی راستہ اختیار کئے ہوئے ہے جس کی نشاندہی فرشتوں نے کی تھی اور خدائے واحد کی عبادت سے عموماً پہلو تہی اختیار کی جا رہی ہے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس دنیا میں انسان کی مثال اس لڑکی کی طرح دی ہے جو ماں باپ کے گھر رہتی ہو اور دوسری دنیا کی مثال اس شادی شدہ خاتون کی دی ہے جو اپنے خاوند کے گھر ہو جہاں دراصل عورتوں کے جوہر کھلتے ہیں۔

## خدا کا علم کامل ہے

چنانچہ جب فرشتوں نے زمین پر آدم کے وجود پر سوال اٹھایا تو چونکہ انکا علم کامل نہیں تھا اور زمین پر زندگی کی بقاء کے قوانین کے مطابق بقائے نوعی کے لئے ہر دوسری چیز قربان کر دی جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے ان کا سوال کچھ ایسا غلط نہیں تھا مگر خدا تعالیٰ اپنے کامل علم کی وجہ سے جانتا تھا کہ انسانی روح کی پیدائش کا اصل مقصد کائنات میں صرف کرہ ارض پر گزاری جانے والی مادی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے وسیع تر زمان و مکان پر حاوی ہے۔ اور کرہ ارض پر انسانی زندگی کی کیفیت اس لاروا سے ملتی جلتی ہے جو درخت کے محدود ماحول میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد پیوپا Pupa کی برزخ سے گزر کر خوشنما تتلی کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس لئے اس نے یہ اعتراض رد فرما دیا۔

انسان جیسی ذہین مخلوق کی تخلیق خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کا ایک تقاضا ہے کمپیوٹرز کے ماہرین ایک ایسے کمپیوٹر کی ایجاد کی کوشش میں ہیں جو سوچ بچار کی قدرت رکھتا ہو۔ اس پر بے شمار تجربات ہو رہے ہیں۔ اس قسم کی ذہانت کو Artificial Intelligance یا مصنوعی ذہانت (A.I) کہتے ہیں اور اگر انسان کی جودت طبع اس بات کی متقاضی ہے کہ ذہانت رکھنے والی کوئی مشین ایجاد کی جائے تو خدا سے جو عقل کا اور کائنات کا خالق و مالک ہے یہ بات بعید نظر آتی ہے کہ وہ اپنی مخلوقات کو اس عظیم الشان خاصیت سے محروم رکھ کر نامکمل چھوڑ دیتا اور ادنیٰ جانوروں تک ہی زندگی کی تخلیق ٹھہر جاتی۔

## پوشیدہ خزانہ

چنانچہ سوچ بچار اور قوت فیصلہ رکھنے والی اس مخلوق کی تخلیق میں وہی مقصد پنہاں ہے جس کا ذکر اس ارشاد میں مضمر ہے کہ "میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا اور میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں چنانچہ میں نے آدم کو پیدا کیا۔" اور شاید اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ "خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا مقصد پیدائش صرف اسی دنیا تک محدود نہیں بلکہ اس کا آغاز اس دنیا میں ہوتا ہے اور جو لوگ کسی نہ کسی حد تک خود کو یہیں عبادت سے ہم آہنگ کر لیتے ہیں وہ اگلی منزل میں بآسانی فطرت کے مطابق ڈھل جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ یہاں عبادت سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتے انہیں اگلی منزل میں ایک سخت تربیت گاہ سے گزر کر بالآخر اس مقصد کے مطابق کر دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ جب ان کے چمڑے گل جائیں گے تو انہیں نیا چمڑا عطا کر دیا جائے گا۔ بعض کیڑوں کے نشوونما میں بھی اس کی مثال ملتی ہے ان میں جب جسم بڑھتا ہے تو چونکہ اوپر کی کھال سخت ہونے کی وجہ سے نشوونما نہیں کر سکتی لہٰذا وہ ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے اور نیچے سے نئی کھال پیدا ہوتی ہے اور یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ کیڑے اپنی پوری قدوقامت کو پہنچ جاتے ہیں اس عمل کو Moulting کہتے ہیں۔

## روح کی ترقی کے مراحل

روح بھی شاید اسی طرح اس تربیت گاہ میں ایک سطح سے دوسری سطح کی طرف ترقی کرے اور ہر ترقی پر اسے نئے اجسام عطا ہوتے رہیں حتیٰ کہ وہ عبادت کے مقصد سے ہم آہنگ ہو جائے اور پھر انسان کے لئے اسی جہاں میں عالمین کے رب کی تخلیق کردہ ایسی پوشیدہ دنیائیں لامتناہی سلسلہ کی صورت میں Exploration کے لئے موجود ہیں جنہیں اس کی روح مسلسل Explore کرتی چلی جاتی ہے۔ انسانی روح لامحدود ترقیات کی استعداد رکھتی ہے۔ جس کے لئے اس کرہ ارض پر محدود انسانی جسم اور محدود عمران ترقیات کی متحمل ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اگلی منزل میں انسانی روح زمان و مکان (Space and time) پر حاوی ہو جاتی ہے اور اس کی مثال بعض ایسے لوگوں کے تجربات سے واضح ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی روح کو اتنا صیقل کر لیتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی اس پوشیدہ دنیا کو کشفاً بیٹھے بیٹھے دیکھ لیتے ہیں اور ان تجربات میں وہ کبھی ماضی کی طرف سفر کرتے ہیں اور کبھی مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں۔ ان کشوف میں سب سے اعلیٰ مرتبے کا کشف وہ تھا جسے کشوف کی معراج کہا جا سکتا ہے لیکن ہر انسان

باقی صفحہ 8 پر

مرتبہ: ابن رشید

# شذرات

## اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

### شخصی شناخت کے سطحی حوالے

اس عنوان سے محمد انور کاظمی لکھتے ہیں:

ہمارے درمیان نفرتیں اور کدورتیں اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ احمدی، عیسائی اور کسی حد تک شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والے سرکاری افسر یا اہلکار خواہ کتنے بھی دیانتدار، محنتی اور قابل کیوں نہ ہوں استحصالی عناصر ان کے خلاف رائے عامہ کو محض ان کے عقیدہ اور مسلک کی بنا پر استوار کر لیتے ہیں۔

تاہم ہمارے تمام تر مذہبی اور مسلکی راست بازی کے دعوؤں کے باوجود عملی صورت حال یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی جیسے عظیم تعلیمی ادارے میں پانی پینے کے گلاس آہنی زنجیروں سے بندھے ہوتے ہیں۔ کیا کسی قوم کا اس حد تک بھی اخلاقی دیوالیہ نکلا ہوا ہے؟ ہمارے ایک بزرگ ملنے والے کہا کرتے تھے کہ اس قوم کے کردار کی بات رہنے دیں۔ عام آدمی کا کیا گلہ آپ کسی مسجد میں نمازیوں کی تعداد کے مطابق گن کر نیاز کے لفافے لے جائیں اور نماز کے اختتام پر یہ اعلان کردیں کہ آپ جتنے نمازی ہیں اتنے لفافے باہر کے دروازے کے ساتھ ٹب میں پڑے ہوئے ہیں آپ حضرات نکلتے ہوئے ایک ایک لفافہ لیتے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ ابھی نمازیوں کی چوتھائی تعداد بھی باہر نہیں نکلی ہوگی کہ وہ ٹب خالی ہو چکا ہوگا۔

چنانچہ حق تو یہ ہے کہ ہماری شناخت کا حوالہ ہمارا کردار بنے نہ کہ مخصوص کوئی دیگر حوالہ مثلاً مزہ تو تب ہے جب ہم مختلف ذات برادریوں، مسلکوں، گروہوں، تنظیموں یا جماعتوں سے وابستہ لوگ ایسے باکردار بن جائیں کہ عوام الناس یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ۔

○ ہمیں پٹواری چاہئے تو اہلحدیث مسلک کا کوئی فرد کہ اس مسلک سے وابستہ لوگوں کے بارے میں یہ بات دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ رشوت کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔

○ ہمیں تھانیدار درکار ہے تو دیوبندی مسلک کا ایک مرد قلندر کہ یہ بات چیلنج سے کہی جا سکتی ہے کہ اس مسلک کے تربیت یافتہ لوگ ناجائز کمائی کو مردار سے بھی بدتر جانتے ہیں۔

○ ہمیں استاد لینا ہے تو بے دھڑک تبلیغی جماعت سے وابستہ کوئی درویش صفت شخص لیتے ہیں جن کے بارے میں یہ بات مسلمات کی سی حیثیت رکھتی ہے کہ اپنی ڈیوٹی سے کبھی لیٹ نہیں ہوتے، تندہی سے کام کرتے ہیں اور ٹیوشن سے کوسوں دور بھاگتے ہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ طلباء کو اس قدر جانفشانی سے پڑھاتے ہیں کہ ٹیوشن پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

○ ہمیں ڈی سی منتخب کرنا ہے تو بلا جھجک بریلوی مسلک سے وابستہ کسی مرد کو لیتے ہیں کہ یہ تو مانا جاسکتا ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے بدل گیا ہے مگر یہ نہیں مانا جاسکتا کہ بریلوی مسلک کا کوئی سپوت عدل وانصاف اور صاف ستھرے نظم اور انصرام کے تقاضے پورے کرنے میں ناکام رہے۔

○ ہم نے کسی صاحب کو تحصیلدار لینا ہے تو ہم شیعہ مسلک کے کسی مرد مومن کی بلا تامل تقرری کروالیتے ہیں کہ سرجائے کہ جائے اس مسلک سے وابستہ لوگ برائی اور بدی سے سمجھوتہ نہیں کرتے اور حقدار کو اس کا حق دلا کر چین لیتے ہیں۔

مگر اصل صورت حال کیا ہے۔ انیس بیس کے فرق کیساتھ سبھی جماعتوں، مسلکوں اور نظریات کے حامل لوگ رشوت، بددیانتی اور ناجائز ذرائع سے کمائی گئی دولت کو شیر مادر سمجھتے ہیں اور اگر کوئی بڑا ہی نیک افسر یا اہلکار ہے بھی تو وہ آنکھیں موندے دفتر کے ایک کونے میں سمٹا بیٹھا رہتا ہے اور ظلم و زیادتی اور بے راہروی اور بددیانتی کے آگے کبھی ڈھال بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ لہذا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں برائی کے کاموں میں تو چنداں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا وہ ہم سب بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں مگر جونہی نماز کی ادائیگی یا روزے کی افطاری کا وقت آتا ہے تو ہمیں اپنے اپنے مسلک فوراً یاد آجاتے ہیں حتی کہ روزمرہ زندگی میں ہم ایک دوسرے کو کافر اور مشرک کہنے سے بھی نہیں چوکتے۔

(روزنامہ اوصاف 22 ستمبر 2000ء)

### میثاق مدینہ

عبدالقادر خان لکھتے ہیں:

میثاق مدینہ میں قریش اور ان کے تابعین کو ایک وفاقی یونٹ، اہل یثرب میں سے اہل ایمان کو ایک دوسرا وفاقی یونٹ۔ پھر اہل یثرب کے کم وبیش اٹھارہ یہودی اور انصار قبائل کو نام لے لے کر انہیں الگ الگ اٹھارہ وفاقی اکائیاں (Federating units) تسلیم کیا گیا۔ پھر ان کے لئے الگ الگ حقوق کی ضمانت دی گئی۔ یہ سب وفاقی اکائیاں ایک وسیع تر اور قابل عمل اتحاد کے لئے اپنی اتھارٹی کے ایک نہایت کم حصے سے دستبردار ہوئیں۔ پرسنل لاء نیز معاشرتی اور داخلی معاملات میں تمام یونٹوں کو مکمل خود اختیاری حاصل رہی۔ تفصیلات طے کرتے ہوئے کس قدر احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس کا اندازہ درج ذیل چند شقوں کے مطالعہ سے ہو سکے گا:

36۔ یہودیوں کے قبائل کی شاخوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے، جو اصل کو۔

37۔ اور یہ کہ ان میں سے کوئی بھی محمد (ﷺ) کی اجازت کے بغیر جنگ کے لئے نہیں نکلے گا۔

38۔ اور زخم کا بدلا لینے میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے گی۔ جو شخص خونریزی کرے گا، تو ذمہ داری اس پر اور اس کے گھرانے پر ہوگی، بجز اس شخص کے جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ اس کے ساتھ ہے۔

39۔ یہود اپنی معاشی کفالت کے ذمہ دار ہوں گے اور مسلمان اپنی معاشی کفالت کے۔

40۔ جو کوئی اس دستور العمل کو قبول کرنے والوں کے خلاف جنگ کرے گا تو وہ (یہودی اور مسلمان) ایک دوسرے کی مدد کریں گے، وہ ایک دوسرے کی خیر خواہی پر عمل پیرا رہیں گے اور باہم مشورے کریں گے، وفا ان کا شیوہ ہوگی نہ کہ عہد شکنی۔

41۔ کوئی شخص اپنے حلیف کی بد عملی کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے اور مظلوم کو بہرحال مدد دی جائے گی۔

(شقوں کے نمبر شمار ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی ترتیب وتدوین کے مطابق ہیں)

ان شقوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ الصحیفہ میں کس طرح مرکزی اتھارٹی کی اطاعت اور عدم اطاعت اور وفاقی اکائیوں (Federating units) کے مابین تعاون اور عدم تعاون دونوں کی حدود کا تعین کیا گیا ہے۔ درآں حالیکہ جدید ہمہ مقتدر ریاست کے مغربی حامی اور ان کی اندھادھند پیروی کرنے والے اسلامی دانشور ترقی کے تمام تر دعاوی کے باوجود بھی صرف اتھارٹی اور وحدانیت کی لکیر پیٹ رہے ہیں۔ اور ایک سخت گیر ریاست کو ہی تمام مسائل کا حل سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ جس قانون کی پابندی اطاعت کے جذبے کے بغیر محض خوف کے تحت کی جائے، وہ محض فساد فی الارض کا باعث بنے گا اور کچھ نہیں۔

(روزنامہ پاکستان 8 اکتوبر 2000ء)

### رجوع الی المغرب

کے ایم اعظم سابق مشیر اعلیٰ اقتصادیات اقوام متحدہ لکھتے ہیں:

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہمارے دینی عمائدین کا فکری رخ مغرب کی طرف تھا، نہ کہ اللہ کی طرف۔ انہوں نے مسلمان عوام کو رجوع الی اللہ کی بجائے رجوع الی المغرب کی دعوت دی اور مغربی تعلیم اور ٹیکنالوجی کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کے مغرب کی طرف فکری جھکاؤ نے دور حاضر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ان کی توجہ مختلف نظریاتی اور اداراتی نظاموں کی طرف مبذول کرائی۔ انہیں اس بات کا احساس بالکل نہ رہا کہ بات اس نظام یا اس نظام کی نہیں بلکہ ایک مسلمان کے لئے اس کی باطنی اور ظاہری قوت کا راز تعلق باللہ میں ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اگر ان کے حکمرانوں کا اللہ سے تعلق برحق تھا، تو ہر قسم کے سیاسی نظاموں یا اداروں نے اچھے نتائج پیدا کئے اور جب بھی یہ تعلق ماند پڑ گیا تو کوئی ادارہ اچھے نتائج پیدا نہ کرسکا۔

ہمارے اکابرین کی مغرب زدہ فکری روش اور یوریپن نظریاتی تحریکوں کی طرف ذہنی جھکاؤ سے ہندوپاکستان کے مسلمان معاشرتی اور روحانی بحران کا شکار ہوگئے، جس سے وہ آزادی کے ترپن سالوں کے بعد بھی نکل نہیں پائے۔ ہمارے تمدنی اور معاشرتی ضعف و انحطاط کی بنیادی وجہ دو متضاد فطری روایات کو آپس میں خلط ملط کرنا ہے، جس سے تین حیاتی تعلقات مسخ ہوگئے ہیں اور یہ ہیں بندے اور اللہ کے درمیان تعلق، انسان اور انسان کے درمیان تعلق اور انسان اور ماحولیات کے درمیان تعلق۔ عموماً ہم ان حیات بخش تعلقات میں اپنے پورے من وتن کے ساتھ داخل نہیں ہوتے بلکہ اپنی ذات کی ایک کسر کے ساتھ ہی یہ مقدس رشتے استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری اس مجہول کوشش کی وجہ سے ہمارا اللہ کے ساتھ رشتہ جزوی، انسان کے ساتھ رشتہ مطلبی اور ماحول کے ساتھ رشتہ استحصالی ہو کے رہ جاتا ہے۔

ان شکستہ نسبتوں کو اگر کوئی شے جوڑ سکتی ہے تو وہ تصور توحید ہے۔ مگر ہم میں سے اکثر کے لئے یہ مافیہ سے معرا ایک لفظ ہے۔ اس کی امکانی قوت پر گرفت تو دین اسلام کی مندرجہ بالا اصلی روایت پر علم و فہم سے بھرپور عمل کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ اللہ کا فقط خیال و تصور کافی نہیں۔ اس سے صدق دل سے کلام اور ملاقات بھی ہونی چاہئے۔ اللہ کو نہ تو عطرسہ و قانون کے طور پر پیش کرنا چاہئے اور نہ ہی اس کی ذات بیکراں کو اپنی اپنی مخصوص عبادت گاہوں تک محدود کرنا چاہئے۔ توحید کے حصول کے لئے فقط رخ کا صحیح ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ اس کو حقیقت کا جامہ بھی پہنانا پڑے گا۔ رخ۔ (orientation) جس کا

باقی صفحہ 8 پر

# اطلاعات و اعلانات

## واقفینِ نو روالدین

## واقفین نو متوجہ ہوں

☆ایسے واقفین نو بچے جو اس سال مڈل اور نہم جماعت کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ امتحان کے نتیجے سے وکالت وقف نو کو جلد از جلد مطلع کریں۔

اپنے رزلٹ کارڈ یا اس کی کاپی کو سنبھال کر رکھیں اور رزلٹ کی کاپی وکالت وقف نو کو بھجوادیں۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆

## رپورٹ اجلاس واقفین نو

## دارالنصر غربی (ب) ربوہ

☆مورخہ 3-1-2001 کو بیت المنعم دارالنصر غربی (ب) میں واقفین نو کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم رانا عزیز اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ نے بطور نمائندہ وکالت وقف نو شرکت فرمائی۔

اس پروگرام میں تلاوت عزیزم عارف احمد گھمن نے کی۔ نظم رضی اللہ باجوہ نے سنائی بعدہ واقفین نو اور واقفات نو نے نظمیں سنائیں۔ دارالرحمت شرقی (ب) کی دو واقفات نو عزیزہ اسماء کنول اور عزیزہ سحر صدیق نے بڑے پیارے انداز میں مختلف نظمیں سنائیں۔ آخر پر محترم مربی صاحب نے واقفین نو بچوں کا جائزہ لیا اور مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ محترم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) کے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

حاضری اجلاس 27 واقفین نو اور 23 واقفات نو

(وکالت وقف نو)

## پتہ مطلوب ہے

محترمہ ناصرہ بیگم بشریٰ صاحبہ زوجہ چوہدری محمد اکرم صاحب (کلرک محکمہ پولیٹیکشن) نے مورخہ 15-2-1959 کو بمقام ڈھو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے وصیت کی تھی جس کا نمبر 15319 ہے۔ اس کے بعد ان کی رہائش گلگشت کالونی ملتان اور گلشن اقبال کراچی میں بھی رہی۔ 1992ء کے بعد دفتر وصیت کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ کسی دوست کو علم ہو تو فوری دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## ولادت

☆اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 17-2-2001 کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''آئلہ ناصر'' عطا فرمایا ہے۔

بچی مکرم صفدر نذیر صاحب سندھو مربی سلسلہ کی بھانجی اور مکرم چوہدری نذر محمد صاحب نذیر گولیکی کی نواسی ہے۔ اور مکرم سردار علی صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی کی پوتی ہے۔ بچی کے نیک اور صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ عہدی پور ضلع نارووال کو مورخہ 2 فروری 2001ء بروز جمعہ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''افشاں'' عطا فرمایا ہے۔

عزیزہ مکرم مظفر احمد صاحب صدر جماعت چاہ کندہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بھتیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو باعمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔

## جامعہ نصرت برائے

## خواتین کا اعزاز

☆گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سرگودھا کے بین الکلیاتی مقابلہ جات منعقدہ 16 نومبر تا 18 نومبر 2000ء میں گورنمنٹ جامعہ نصرت (ربوہ) چناب نگر کی طالبات نے شرکت کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل انعامات حاصل کئے۔

پنجابی مباحثہ فتح مبین دوئم

پنجابی مباحثہ راشدہ حسین سوئم

مقابلہ نعت فتح مبین چہارم

مقابلہ نظم فتح مبین چہارم

مقابلہ غزل صائمہ امینہ سوئم

دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کالج کے لئے اس اعزاز کو مبارک فرمائے اور نئی کامیابیوں کی راہیں کھولے۔

(پرنسپل)

## پتہ درکار ہے

☆مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ولد چوہدری عبدالمجید صاحب وصیت نمبر 17422 اور ان کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 18043 جو کہ پہلے ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں مقیم تھے' کا کچھ عرصہ سے دفتر نظارت بہشتی مقبرہ سے رابطہ نہیں ہے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

☆☆☆☆

## سانحہ ارتحال

☆مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب چوہدری ٹریڈرز ہال روڈ والے 6 جنوری 2001ء صبح اڑھائی بجے حرکت قلب بند ہونے سے بعمر 60 سال وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور نے پڑھائی اور ماڈل ٹاؤن قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ مرحوم ایک شریف النفس۔ ملنسار اور بہت زیادہ رقیق القلب انسان تھے۔ کوئی بھی عزیز لاہور کے کسی بھی ہسپتال میں داخل ہوتا بھرپور خدمت کرتے۔ چوہدری صاحب مرحوم چونکہ لاؤڈ سپیکر کا کاروبار کرتے تھے لہذا اکم و بیش دس سال تک جلسہ سالانہ ربوہ کے دوران سپیکر کا انتظام کرتے رہے اور جلسہ سالانہ قادیان میں بھی 1990ء کے بعد چار سال جماعتی نظام کے تحت سامعین تک آواز پہنچانے کی سعادت پائی۔ لاہور دارالذکر میں جمعہ کے علاوہ دیگر جماعتی تقاریب میں سال ہا سال سے محض للہ یہ ذمہ داری بطریق احسن اپنے بیٹے کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

چوہدری صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆مکرم چوہدری محمد صفدر جج صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی برادر اصغر چوہدری نصراللہ خان صاحب آف اونچہ جج ضلع سیالکوٹ جو کہ چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کے تایازاد اور بہنوئی تھے 13 فروری 2001ء صبح 8 بجے حرکت قلب بند ہونے سے گوجرانوالہ میں بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں اونچہ جج میں مکرم چوہدری غلام سرور صاحب سابق صدر قلعہ کالروالہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد بھی دعا کروائی۔

چوہدری محمد صفدر صاحب باوقار اور پر رعب شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔

**آپ نے اس بار گھر میں کتنے پھلدار پودے لگائے؟**

## محنت کی عادت اور خدام الاحمدیہ

☆قوم کے نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنا خدام الاحمدیہ کا اہم فرض ہے۔ مرکزی کارکنوں کو چاہئے کہ وہ ایسے طریق ایجاد کریں جن سے انہیں معلوم ہو سکے کہ ہر احمدی جو مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے وہ کیا کام کرتا ہے۔ اور اگر کسی کے متعلق علم ہو کہ وہ کوئی کام نہیں کر رہا تو اسے کسی نہ کسی کام پر مجبور کیا جائے۔''

(مشعل راہ ص 447)

(مرسلہ: مہتمم صنعت و تجارت)

☆☆☆☆

## الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ

## چندہ خریداری

☆ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کا سالانہ چندہ خریداری درج ذیل ہے۔

برطانیہ = 25 پاؤنڈ

یورپ = 40 پاؤنڈ

دیگر ممالک = 60 پاؤنڈ

(مینیجر الفضل انٹرنیشنل)

☆☆☆☆

## ولادت

☆مکرم فاروق احمد صاحب رانا مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 دسمبر 2000ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ''ماہ رخ فاروق'' عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا منظور احمد صاحب آف قلعہ کالروالہ کی پوتی اور مکرم میاں محمد حسین صاحب آف بستی شادی صادق آباد کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو خادمہ دین۔ باعمر اور صالح بنائے۔

## داخلہ عائشہ دینیات

## اکیڈمی 2001ء

☆عائشہ دینیات اکیڈمی میں داخلہ یکم تا 15 اپریل جاری رہے گا۔ میٹرک' ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس طالبات داخلہ لے سکتی ہیں۔ سمیسٹر سسٹم کے مطابق امتحان لئے جاتے ہیں۔ کتب لائبریری سے دی جاتی ہیں۔ فیس داخلہ اور ماہوار فیس برائے نام ہے۔ ربوہ کی طالبات زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

پرنسپل عائشہ اکیڈمی۔ ربوہ

## سالانہ کنونشن IAAAE

☆انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس وانجینئرز کا سالانہ کنونشن 11 مارچ 2001ء کو ساڑھے آٹھ سے سوا چار بجے تک انصاراللہ ہال کی بجائے خدام الاحمدیہ کے ایوان محمود میں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

## ولادت

☆مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب نمائندہ الفضل کراچی لکھتے ہیں۔

مکرم محمد احسن صاحب آف انور کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6 دسمبر 2000ء کو اپنے فضل وکرم سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ الودود نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "عافیہ سحر" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم محمد اکرم صاحب عباسی مرحوم آف کراچی کی پوتی اور مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم سید محمد الیاس شاہ صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12 دسمبر 2000ء محترم میاں منور احمد صاحب لیکچرار فزکس کو تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصور احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند بنائے اور صحت والی عمر دراز عطا فرمائے۔

## درخواست دعا

☆مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد امین صاحب گردے میں پتھری اور پراسٹیٹ غدود کے بڑھ جانے کی وجہ سے راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

☆مکرم محمد امجد سیلونی صاحب دارالنصر غربی ربوہ کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی تھیں۔ خصوصاً دائیں ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ ایک آپریشن ہوا مگر کامیاب نہیں ہوسکا۔ اب دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔

☆مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور کے بڑے بھائی مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب ربوہ سابق کارکن وکالت مال آج کل شدید بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے میں کافی دشواری ہے اور بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

☆مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالستار صاحب آف مصطفےٰ آباد فیصل آباد عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں۔

☆مکرم شریف احمد ڈھڈھوی انسپکٹر وقف جدید کی آنکھ کا آپریشن مورخہ 2001-3-3 کو فضل عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

☆مکرم ناظم الدین صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی چچازاد ہمشیرہ صاحبہ شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

☆محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں۔

☆محترمہ مسرت مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب فیصل ٹاؤن لاہور کے پاؤں میں تکلیف ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

☆☆☆☆

## نکاح

☆ مکرم محمد عطاء المنان حق صاحب ابن مکرم مرزا عبدالحق صاحب حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ مدیحہ خالدہ صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید اختر صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ بعوض حق مہر ڈیڑھ لاکھ روپے مورخہ 27 فروری 2001ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بیت مبارک میں پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

..........

## درخواست دعا

☆مکرم امتیاز احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے برادر نسبتی مکرم ممتاز احمد صاحب آف جھنگ سٹی کا بیٹا عزیزم مکرم محمد نواز متعلم جماعت چہارم سڑک پار کرتے ہوئے بس کی ٹکر کی وجہ سے شدید زخمی ہوگیا۔ دائیں ٹانگ اور بائیں بازو کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور دایاں ہاتھ شدید زخمی ہو گیا۔ عزیز اس وقت فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بازو کا آپریشن ہو چکا ہے جبکہ ٹانگ کو ویٹ کے ذریعہ سیدھا کر کے جوڑا جائے گا عزیز کو شدید تکلیف اور کمزوری کا سامنا ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆

# ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 2 مارچ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 13 زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 3 مارچ - غروب آفتاب: 6.10

☆ اتوار 4 مارچ - طلوع فجر: 5-10

☆ اتوار 4 مارچ - طلوع آفتاب: 6.36

### ہنگو میں فسادات 11 ہلاک

صوبہ سرحد کے شہر ہنگو میں حق نواز کی پھانسی کے بعد ہولناک فسادات ہوئے جس میں 11 - افراد ہلاک ہو گئے۔ شہر میں میزائلوں اور راکٹ لانچروں کے ذریعے ایک دوسرے پر حملے کئے گئے۔ حق نواز کے ایصال ثواب کی محفل کے بعد بعض نوجوانوں نے بازار میں مخالف فرقے کے افراد پر فائرنگ کر دی جس سے کئی افراد ہلاک ہوگئے۔ واقعے کی اطلاع پر ہر طرف ہنگامے شروع ہو گئے۔ ایک کار پر فائرنگ کی گئی جس سے 3- افراد ہلاک ہوئے دو گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ ایک مسجد کا مینار شہید کر دیا گیا۔ ایک امام بارگاہ کو آگ لگادی گئی پورا مین بازار آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ پولیس نے راہ فرار اختیار کر لی۔ فوجی دستے طلب کر لئے گئے۔ فریقین مورچے بنا کر ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

### لاہور میں سپاہ صحابہ کا مظاہرہ

ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ پر سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے یکدم نمودار ہو کر مظاہرہ کیا اور ٹائروں کو آگ لگا کر سڑک بلاک کر دی۔ پولیس نے ٹائر ہٹانے کی کوشش کی تو جھڑپ ہو گئی جس میں متعدد مظاہرین اور پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔

### برطانیہ نے لشکر طیبہ اور دیگر کو دہشت گرد قرار دے دیا

برطانیہ نے 28 مختلف عسکری تنظیموں پر پابندی لگا کر ان کے خلاف کارروائی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں سے برسرپیکار حرکت المجاہدین، لشکر طیبہ، جیش محمد کے علاوہ سکھوں کی دو تنظیمیں اور اسامہ بن لادن کی تنظیم القاعدہ بھی شامل ہے۔ برطانوی وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں یہ اعلان کیا۔

### حکومت دوٹوک بتائے

لاہور ہائی کورٹ کے جج ملک محمد قیوم نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ دوٹوک انداز میں بتایا جائے کہ کالا باغ ڈیم بنانا ہے یا نہیں۔ فاضل جج نے ڈپٹی اٹارنی جنرل کو ہدایت کی کہ حکومت سے ہدایات لے کر عدالت کو بتائیں کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے کیا اقدامات کئے جارہے ہیں۔

### جنرل پرویز امن کے داعی ہیں

بھارت سے آنے والے امن وفد کے قائد نے کہا ہے کہ بھارت میں اب یقین ہو چلا ہے کہ جنرل پرویز مشرف امن کے داعی ہیں۔ بھارتی ریٹائرڈ جرنیل نے کہا کہ جنرل پرویز سے ملاقات سے قبل امن کے قیام کے لئے امید موہوم تھی۔ ملاقات کے بعد اب امید ہی امید ہے۔ گجرال ڈاکٹرائن کے بعد اب مشرف ڈاکٹرائن پاپولر ہو رہا ہے۔

### مسلم لیگ میں الیکشن کروا رہے ہیں

مسلم لیگ (ن) کے قائمقام صدر جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ ہم مسلم لیگ میں الیکشن کا عمل شروع کر رہے ہیں۔ سیاستدانوں کے ضمیر خریدے جا رہے ہیں۔ فیکٹریاں دھڑا دھڑ لوٹے پیدا کر رہی ہیں۔

### تربیلا منگلا اور چشمہ میں 22 فیصد کمی

تربیلا منگلا اور چشمہ میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں 22 فیصد کمی ہو چکی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق تینوں ڈیموں میں مجموعی طور پر 3.4 ملین ایکٹر فٹ پانی کی کمی ہو چکی ہے۔

### 117 کے خلاف تحقیقات مکمل

117 سابق اراکین اسمبلی کے خلاف تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ قومی احتساب بیورو کے تحت اس فہرست میں جن سیاسی پارٹیوں کے ارکان شامل ہیں ان میں 88 مسلم لیگ، 52 پیپلز پارٹی کے اور باقی دیگر جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ 52- کیس عدالتوں میں بھیج دیئے گئے ہیں 22 کے خلاف شواہد نہیں ملے۔ باقی کیس جلد عدالتوں میں بھیج دیئے جائیں گے۔

..........

بقیہ صفحہ 2

| | |
|---|---|
| 5-05 p.m. | تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔ درود شریف |
| 6-00 p.m. | خطبہ جمعہ |
| 7-00 p.m. | ڈاکو منٹری۔ نمائش خلافت لائبریری ربوہ حصہ اول |
| 7-25 p.m. | مجلس عرفان |
| 8-20 p.m. | لجنہ میگزین |
| 8-55 p.m. | خطبہ جمعہ (دوبارہ) |
| 9-30 p.m. | چلڈرن کارنر۔ ایم ٹی اے کینیڈا |
| 9-55 p.m. | جرمن سروس |
| 11-05 p.m. | تلاوت۔ درس الحدیث |
| 11-10 p.m. | اردو کلاس |

☆☆☆☆☆☆

# عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

## اسرائیل میں مزید 10 لاکھ یہودی بسانے کا اعلان

اسرائیل کے وزیراعظم شیرون نے بتایا ہے کہ آئندہ دس برسوں میں مزید دس لاکھ یہودیوں کو اسرائیل میں آباد کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے امریکہ کی یہودی کمیونٹی سے تعلقات مضبوط کئے جائیں گے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ یروشلم پر کوئی سودے بازی نہیں کی جائے گی۔ خواہ یہ مسئلہ 50 سال جاری رہے۔ 50 سال گزرنے کے بعد یروشلم پھر محاصرے میں نہیں آئے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یاسر عرفات تحریک انتفادہ کے خاتمہ کا اعلان کریں۔ فلسطینیوں کو سیکیورٹی حکام سے تعاون کا پابند بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کی اقتصادی صورتحال بہتر کرنے میں مدد دینے کے خواہاں ہیں مگر تشدد کی کارروائیاں رکاوٹ ہیں۔

## بنگلہ دیش کے سابق صدر کو رہا کرنے کا حکم

بنگلہ دیش کے سابق صدر حسین محمد ارشاد کو رہا کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ وکیل نے پانچ لاکھ آٹھ ہزار ڈالر جمع کرانے کی دستاویزات دکھائیں جس پر عدالت نے رہائی کا حکم دے دیا تاہم جیل حکام نے کہا کہ سابق صدر پر میجر جنرل عبدالمنظور کو قتل کرنے کا الزام ہے اس لئے ان کو رہا نہیں کیا جاسکتا۔

## واشنگٹن میں تباہ کن زلزلہ

امریکہ کی ریاست واشنگٹن میں زلزلے کے تباہ کن جھٹکوں سے متعدد عمارات کو نقصان پہنچا ایک شخص ہلاک جبکہ 182 سے زائد زخمی ہو گئے۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 6.8 تھی جبکہ زلزلے کا مرکز اولیمپیا شہر بتایا گیا۔ ایئرپورٹ بند کر دیا گیا۔ ریاست میں ایمرجنسی لگا دی گئی۔ سیاٹل شہر میں عمارتیں گرنے سے نقصانات ہوئے۔ اس جگہ زلزلے کے جھٹکے 45 سیکنڈ تک محسوس کئے گئے۔

## فلپائن میں 61 قیدی فرار

فلپائن میں 61 قیدی جیل سے فرار ہو گئے۔ پولیس نے دو کو ہلاک کر دیا۔ 4 کو پھر گرفتار کر لیا۔ قیدیوں نے بدھ کو رات گئے 10 میٹر لمبی سرنگ کھودی اور فرار ہو گئے۔ اندھیرے اور شدید بارش نے محافظوں کی نظر سے بچا لیا۔ 55 قیدی تاحال مفرور ہیں۔ عوام کو خبردار کر دیا گیا۔ قیدیوں کی سربراہی کمیونسٹ گوریلا گروپ ''نیو پیپلز آرمی'' کا سزا یافتہ رکن کر رہا ہے۔

## افغان بحران مزید سنگین ہو جائے گا

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ تاریخی مجسمے اور نوادرات توڑنے سے افغان بحران مزید سنگین ہو جائے گا۔ افغانستان میں تاریخی مجسمے تمام انسانوں کا مشترکہ ورثہ ہیں۔ ان کا تحفظ سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بائیس سالہ خانہ جنگی اور خشک سالی کے بعد طالبان کے پیش نظر ایسے اقدامات ہونے چاہئیں جو ملک کی تعمیر نو اور معیشت کے استحکام میں معاون ثابت ہوں تاکہ مشکلات کا شکار افغان عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔

## جرمن حکومت ناراض ہے

جرمنی کے وزیر خارجہ جوشیکا فشر نے کہا ہے کہ ان کی حکومت طالبان کی طرف سے مہاتما بدھ سمیت تاریخی مجسمے تباہ کرنے کے فیصلے سے سخت ناراض ہے۔ ایک بیان میں فشر نے کہا کہ افغانستان کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ عالمی ورثے کا تحفظ یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ بدھ کے مجسمے کی تباہی سے ہونے والے نقصانات کا ازالہ ممکن نہیں ہوگا۔ افغانستان کی مجموعی صورت حال پریشان کن ہے۔

## وینزویلا میں مذہبی تہوار میں 200 ہلاک

وینزویلا میں کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی تہوار کے موقع پر مختلف واقعات کے دوران 200 افراد ہلاک ہو گئے حکام کے مطابق 200 میں سے 150 کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر قتل کیا گیا۔ جبکہ 50 دیگر افراد ٹریفک کے حادثات میں مارے گئے۔ سب سے زیادہ ہلاکتیں دارالحکومت کراکس میں ہوئیں۔

## استعفیٰ نہیں دوں گا

جاپان کے وزیراعظم نے اپوزیشن کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں استعفیٰ نہیں دوں گا۔ ملک نازک دور سے گزر رہا ہے۔ مقصد میں کامیابی یا موت کو ترجیح دوں گا۔ پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کا وزارت عظمیٰ پر فائز رہنا ملک و قوم کے مفاد میں ہے۔ حزب اختلاف کی جماعتوں نے وزیراعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کی دھمکی دی ہے اور ان پر کرپشن کے الزامات عائد کئے ہیں۔ اس سے پہلے وزیراعظم کے خلاف ایک تحریک عدم اعتماد دسمبر میں ناکام ہو چکی ہے۔

## چین امریکہ کے خلاف رپورٹ جاری کریگا

چین امریکہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر رپورٹ جاری کرے گا۔ امریکہ کی رپورٹ مسترد کر دی گئی ہے۔

اٹالین آئسکریم
قلفہ، مینگو، پستہ، سٹرابری، اور پائن ایپل کا منفرد ذائقہ
عید کے موقع پر خصوصی پیک
ہبہ فاسٹ فوڈ ریلوے روڈ ربوہ فون 211638 فون گھر 211193

Java" Computer Course
E-Commerce میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی Java پروگرامنگ کا مکمل ٹریننگ اور Certification کورس ماہر استاد سے ربوہ میں ہی کریں
تعارفی کلاس: 4 مارچ بروز اتوار 6:30 شام
I.I.T 6/50 Darul-Uloom wasti Rabwah Ph:211629

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے
مکان نمبر 26/21 علوم جنوبی ربوہ
رابطہ: عبدالحمید شرما 4/13 علوم غربی ربوہ

بقیہ صفحہ 4

کو یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوتا اور وہ صرف اسی دروازے سے گزر کر ان دنیاؤں میں داخل ہوتا ہے جسے موت کہتے ہیں۔ اور انسان کو ان دنیاؤں کی تیاری کے لئے اس دنیا میں شعور کے ساتھ جو اختیار دیا گیا ہے وہ صرف اسی کرہ ارض تک محدود ہے جونہی وہ موت کے دروازہ سے کائنات کی وسیع ترپنائیوں میں داخل ہوتا ہے اس کا اختیار ختم کر دیا جاتا ہے اور خالق پھر اپنی اس باشعور مخلوق کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

تصور نظریہ کے ساتھ منسلک ہے دنیا کو ایک جامد ضابطہ پسند، مبنی بر عقل تجرباتی نظام کے طور پر دیکھتا ہے جبکہ وصولیابی یا عمل پذیری (realization) ایک تخلیقی شمولیت پر مبنی ہوتی ہے۔ اس عمل کے تحت انسان اپنی جبلی صلاحیتوں کو کلی طور پر بروئے کار لاتے ہوئے کائنات کی امکانی قوتوں کا احاطہ کرتا ہے اور اس کا دائرہ عمل بے محیط ہوتا ہے۔ بے شک یہی دائرہ کار اسلامی تصوف اور دوسرے ادیان کے روحانی نظاموں کا ہے۔

(نوائے وقت 8 اکتوبر 2000ء)

بلال انٹر پرائزز
ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

کوٹھی برائے فروخت
تین بیڈ روم بمعہ ملحقہ باتھ نیچے۔ ایک بیڈ بمعہ باتھ اوپر۔ کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم۔ کارپورچ صحن، لان سٹور اور سٹڈی، برقبہ ایک کنال
15/12 دارالیمن ربوہ ڈاکٹر فہمیدہ و ملک منیر احمد فون 212426

خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں
سعید اللہ خان 213207

ناصر پیکجز انٹرنیشنل
کیروگیٹڈ کارٹن بنانے والے
عقب اتفاق فونڈری نزد اتفاق گرڈ اسٹیشن کوٹ لکھپت لاہور۔ فون نمبر 5823545-6

کوٹھی برائے فروخت
دارالصدر غربی ربوہ 1/11-A-1/11-B حلقہ بیت القمر کوٹھی دو کنال۔ ایک کنال خالی ایک کنال تعمیر شدہ آٹھ کمرے سمیت ڈرائنگ روم 2 باتھ روم۔ 2 کچن 2 ڈریسنگ روم۔ 2 صحن بہترین کنسٹرکشن ٹھنڈے گرم پانی کا انتظام گیزر ٹیوب ویل۔ بجلی گیس بمعہ دو فون کارنر پلاٹ لوکیشن بہت اچھی۔ قیمت انتہائی مناسب
رابطہ: مسز محمد امین خان فون نمبر 211236

CPL No. 61